

## 14085- اس وقت جو بندرا اور خنزیر ہیں کیا یہ مسح شدہ بشر ہیں

سوال

آپ مجھے بندروں کے بارہ میں بتا سکتے ہیں کہ کیا یہ وہی بشر ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے احکام میں معصیت کی بنابر جانوروں میں مسح کر دیا گیا تھا؟ اور اگر معاملہ کچھ ایسا ہی ہے تو وہ کون سی قومیں ہیں؟

پسندیدہ جواب

انسان کی ظاہری شکل کے بد لئے کو مسح لگا جاتا ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہیں قرآن مجید میں کی ایک مقام پر یہ خبر دی ہے کہ اس نے بنی اسرائیل میں سے کچھ کی شکلوں کو مسح کر کے اللہ تعالیٰ کی معصیت کرنے بطور سزا بندرا بنا دیا تھا، تو اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

{اوْرِيَقِنَا تَهْيَى إِنْ لُوْكُوْنَ كَأَبْيَ حُلْمٍ هُوَ كَا جُوْتِمٍ مِّنْ سَهْفَةٍ كَيْ بَارِهِ مِنْ حَدْسَهِ تَجَاؤزَ كَرَگَ تَهْيَى اُرْهَمٌ نَّهْيَى بَنِ جَأْوَهِ، اَسَهْ نَهْيَى بَلْهَهْ اُرْبَعَدَوَالُوْنَ كَيْ لَيْهِ عَبْرَتَ اُرْبَهِيْزَگَارُوْنَ كَيْ لَيْهِ وَعْظَوَ نَصِيْحَتَ كَيْ سَبْبَ بَنَادِيَا}. البقرة(65-66)۔

اور اللہ تعالیٰ نے ان کے قسم کو سورۃ الاعراف میں ذرا تفصیل کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے فرمایا جس کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

{اوْرَآپَ انْ لُوْكُوْنَ سَهْيَ اسْ بَسْتِيِّ وَالُوْنَ كَأَجُوكَ درِيَاَنَے (شور) كے قریب آباد تھے اس وقت کا حال دریافت کریں جب کہ وہ ہفتہ کے بارہ میں حد سے تجاوز کر رہے تھے جب ان کے پاس ہفتہ والے دن تو ان کی مچھلیاں ظاہر ہو ہو کر ان کے سامنے آتی تھیں، اور جب ہفتہ کا دن نہ ہوتا تو ان کے سامنے نہ آتی تھی، ہم ان کی اس طرح آزمائش کرتے تھے اس کی وجہ کا سبق تھا۔

اور جب کہ ان میں سے ایک جماعت نے یوں کہا کہ تم ایسے لوگوں کی کیوں نصیحت کرتے ہو جن کو اللہ بالکل ہلاک کرنے والا ہے یا ان کو سخت سزا دینے والا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے رب کے رو برو عذر کرنے کے لیے اور اس لیے کہ شاند وہ ڈرجائیں۔

توجب وہ اس چیز کو بھول گئے جو انہیں سمجھا یا جاتا تھا تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچایا جو اس بری عادت سے منع کیا کرتے تھے اور ان لوگوں کو جو زیادتی کرتے تھے ان کے فتن کی وجہ سے ایک سخت عذاب میں پکڑ لیا۔

یعنی جب وہ اس کام میں حد سے تجاوز کر گئے جس سے منع کیا جاتا تھا تو ہم نے انہیں کہ دیا کہ تم ذلیل بندرا بن جاؤ {الاعراف}(163-166)۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{آپ کہ دیجئے اے یہودیو اور نصرانیو! تم ہم سے صرف اس وجہ سے دشمنیاں کر رہے ہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور جو کچھ ہماری جانب نازل کیا گیا ہے اور جو کچھ اس سے پہلے اتنا را گیا ہے اس پر ایمان لائے ہیں اور اس لئے بھی کہ تم میں اکثر لوگ فاسن ہیں۔

کہہ دیجئے کہ کیا میں تمیں بتاؤں؟ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ برادر پانے والے کون ہیں؟ وہ ہیں جس اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور اس پر وہ غصہ ہوا اور ان میں کچھ کو بندراور کچھ کو تنفسیر بنادیا، اور جنہوں نے طاغوت کی پرستش کی، یہی وہ لوگ ہیں جو بدترین درجے والے ہیں اور یہی سیدھے راہ سے زیادہ بھٹکنے والے ہیں } المائدۃ(59-60)۔

انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کاموں کا ارتکاب کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی سزا میں انہیں مسح کر دیا، اور پھر یہ سزا صرف بھی اسرائیل کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہیں بتایا ہے کہ اس وقت تک قیامت قائم ہی نہیں ہو گی جب تک کہ اس امت محبیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی مسح نہ ہو جائے، اور جو لوگ تقدیر کی تکذیب اور شراب نوشی کرتے اور گانے سنتے ہیں ان کے بارہ اسی کی وعدی آتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محظوظ رکھے آمین یا رب العالمین۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(قیامت سے قبل مسح اور زمین میں دھنسنا پتھروں کی بارش ہو گی) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (4059) اور صحیح ابن ماجہ (3280)۔

خفت زمین شق ہوا اور اس میں کوئی شخص یا گھر یا کوئی شہر دھنس جائے تو اسے خفت کہا جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قارون اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا تھا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

**{توہم اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا}۔ القصص (81)۔**

اور قذف پتھروں سے مارنے کو کہتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کے ساتھ کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے بارہ میں فرمایا :

**{اور ہم نے ان پر کنڑوں پر پتھر بر سارے}۔ الحجر (74)۔**

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

(اس امت میں اہل قدر (یعنی تقدیر کی تکذیب کرنے والوں میں) زمین میں دھنسا یا پھر مسح شکلوں کا بگڑنا ہو گا) سنن ترمذی حدیث نمبر (2152) صحیح ترمذی (1748)۔

اور امام ترمذی نے ہی عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اس امت میں زمین میں دھنسا اور شکلوں کا بگڑنا (مسح) اور پتھروں کی بارش ہو گی، تو مسلمانوں میں سے ایک شخص نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ کب ہو گا؟)

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ناچنے والیاں اور موسمیقی کا ظہور اور شراب نوشی ہونے لگے گی) سنن ترمذی حدیث نمبر (2212) صحیح ترمذی حدیث نمبر (1801)۔

اس حدیث میں لفظ القینات کا معنی مغناۃ یعنی گانے والی کنگریاں ہیں۔

تو یہ احادیث اس بات کی دلیل ہیں کہ اس امت میں بھی کچھ معصیت اور گناہوں کی سزا مسح یعنی شکلوں کا بگڑنا ہو گا، تو مسلمان کو اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کاموں کے ارتکاب سے پرہیز کرنا اور بچا بچا ہی، اس شخص کے لیے تو بلا کست ہی بلا کست ہے جو اللہ تعالیٰ کے غصب اور انعام کو دعوت دیتا ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی سزا کے اسباب سے بچا کر رکھے آمین یا رب العالمین۔

اور اس وقت موجود بندرا اور خزیر یہ ان میں سے نہیں جو کہ پہلی امتوں میں سے مسح کئے گے تھے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ جسے مسح کر دے اس کی نسل ہی نہیں چلاتا، بلکہ وہ اسے مسح کرنے کے بعد بلاک کر دیتا ہے اور اس کی آگے نسل نہیں بناتا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اسے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ بندرا اور خزیر وہی انہیں میں سے ہیں جنہیں مسح کیا گیا تھا؟

تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(بلاشبہ اللہ عزوجل مسح کئے گے کی نسل نہیں بناتا اور نہ ہی اس کی کوئی اولاد ہوتی ہے، اور بلاشبہ بندرا اور خزیر تو پہلے ہی موجود تھے) صحیح مسلم حدیث نمبر (2663)۔ عقب کا معنی اولاد ہے

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح مسلم میں کہتے ہیں کہ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

(اور بلاشبہ بندرا اور خزیر تو پہلے ہی موجود تھے)

یعنی بنی اسرائیل کے مسح ہونے سے قبل ہی بندرا اور خزیر موجود تھے، تو یہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ یہ مسح سے نہیں ہیں۔ احمد

اور اللہ تعالیٰ جی زیادہ علم رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرمائے آمین یا رب العالمین۔

واللہ تعالیٰ اعلم.